سورۂ عبس کا نفسیاتی تناظر: ایک تجزیاتی مطالعہ

Psychological Perspective of Surah-e-Abus: An Analytical Study

Zakir Hussain
Ph.D Scholar, Al Mustafa International University,Iran
E-mail: zakirmir5@yahoo.com
Dr. Shabbir Hussain
Associate Prefessor, Al-Qadir University Project Trust, Sahawa , Jhelum Pakistan.
E-mail: shabbir.hussain@alqadir.edu.pk
Dr. Jabir Hussain
Assistant Professor, IMCB, F-10/4 Islamabad
E-mail: jabir25483@gmail.com

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All Copy Rights are Preserved.

Abstract:
The study of human emotions is one of the most fundamental discussions in psychology. In fact, emotions direct our life movements and change our lifespan direction. Every word in Quran, its sentences and context carry a particular emotion which may affect our feelings. Allah, the Almighty structured Quran's verses in such a way which ultimately affect the feelings of listener or reader (reciter). In this article it has been tried to analyze Surah-e-Abus from Psychological perspective, so we can address the emotional effects of its words, structure and context. The research paper will benefit those who are interested in psychological interpretation of Holy text, the Quran to know how it affects listener and reader's emotions and feelings.

Key words: Sura-e-Abus, major and minor emotions, Analysis.

خلاصہ

انسانی زندگی میں کارفرما احساسات و جذبات (Emotions) کا مطالعہ علم نفسیات کے بنیادی موضوعات میں سے ایک ہے۔جذبات و احساسات میں پیدا ہونے والے ہیجانات کی کیفیت ہماری حرکات و سکنات کے رخ کو بدلنے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔قرآن کے تمام الفاظ، اس کے جملے اور سیاق احساسات و جذبات (Emotions) کی ترجمانی سے خالی بالکل نہیں ہیں۔خداوند متعال نے قرآن مجید کی آیات کی ساخت و پرداخت کچھ ایسی رکھی ہے کہ اسے سننے اور پڑھنے والے کے جذبات و احساسات پر بہر صورت اثر پڑتا ہے۔ زیر نظر مقالے میں "سورۂ عبس" کے الفاظ اور جملوں کا نفسیاتی نقطہ نظر سے تجزیہ و تحلیل کر کے یہ جاننے کی سعی کی گئی ہے کہ اس سورۂ مبارکہ میں استعمال کردہ الفاظ اور اس کے جملے مخاطب کے احساسات و جذبات (Emotions) پر کس طرح سے اثرانداز ہوئے ہیں۔ یہ مقالہ علم نفسیات کے طلبا کے بالعموم اور اُن محققین کے لیے خاص طور پر مفید ثابت ہو گا جو علم نفسیات کی تفہیم و تشریح قرآن مجید میں موجود نفسیاتی اشارات کی روشنی میں کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں، یہ جاننے کی کوشش میں ہیں کہ قرآن مجید کی تلاوت مخاطبین کے جذبات واحساسات پر کیسے اثرانداز ہوتی ہے۔

کلیدی کلمات: سورۂ عبس،بنیادی/ذیلی احساسات و ہیجانات ، تجزیہ۔

تعارف

انسانی زندگی میں کار فرما احساسات و جذبات (Emotions) کا مطالعہ علم نفسیات کے بنیادی موضوعات میں سے ایک ہے۔ جب تک کسی انسان کے احساسات و جذبات(Emotions) صحت مند نہ ہوں اسے نفسیاتی طور پر صحت مند نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر انسان کو اپنےاحساسات (Emotions) پر پوری طرح گرفت حاصل نہ ہو تو اس کو زندگی میں طرح طرح کے نفسیاتی مسائل کا سامنا رہے گا یوں زندگی اس کے لیے ایک عذاب بن جائے گی۔ جذبات واحساسات میں پیدا ہونے والے ہیجانات کی کیفیت ہماری حرکات و سکنات کے رخ کو بدلنے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔

انسانی جذبات و احساسات کن چیزوں سے متاثر ہوتے ہیں؟ یہ سوال بھی علم نفسیات کا ایک اہم اور دلچسپ موضوع ہے۔ جو ماہرینِ نفسیات جو علم نفسیات کی تفہیم و تشریح قرآن مجید میں موجود نفسیاتی اشارات کی روشنی میں کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں، یہ جاننے کی کوشش میں ہیں کہ قرآن مجید کی تلاوت مخاطبین کے جذبات واحساسات پر کیسے اثرانداز ہوتی ہے۔ ہمارا مدعا یہ ہے کہ قرآن کے تمام الفاظ، اس کے جملے اور سیاق

احساسات و جذبات (Emotions) کی ترجمانی سے خالی بالکل نہیں ہیں۔ خداوند متعال نے قرآن مجید کی آیات کی ساخت و پرداخت کچھ ایسی رکھی ہے کہ اسے سننے اور پڑھنے والے کے جذبات واحساسات پر بہر صورت اثر پڑتا ہے۔ زیر نظر مقالے میں "سورۂ عبس" کے الفاظ اور جملوں کا نفسیاتی نقطہ نظر سے تجزیہ و تحلیل کرکے یہ جاننے کی سعی کی گئی ہے کہ اس سورۂ مبارکہ میں استعمال کردہ الفاظ اور اس کے جملے مخاطب کے احساسات و جذبات(Emotions) پر کس طرح سے اثر انداز ہوئے ہیں۔

ہیجانات یا احساسات کو انگریزی میں Emotions کہا جاتا ہے۔ انگریزی میں یہ لفظ Emovere سے ماخوذ ہے جس کا مطلب مشتعل ہونا، کانپنا، لرزنا، جھنجھوڑنا اور متحرک یا مضطرب ہونا ہے۔[1]

علم نفسیات کی اصطلاح میں احساس یا ہیجان ایک قسم کا شعوری تجربہ ہے۔ اسی شعوری تجربے کے باعث جسمانی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جو ہیجانات کا سبب بنتی ہیں۔[2]

ہیجانات/ احساسات (Emotions) کی کلّی تقسیم

بالعموم ہیجانات (Emotions) دو قسم کے ہوتے ہیں یعنی بنیادی و اساسی احساسات و ہیجانات اور فرعی یا ذیلی احساسات و ہیجانات۔ بنیادی و اساسی ہیجانات (Emotions) یہ ہیں:۔ غصہ(Anger)، غم (Sorrow) خوف(Fear)، خوشی،(Pleasure) نفرت(Hate) اور محبت (Love)۔

فرعی یا ذیلی احساسات و ہیجانات کی فہرست طویل ہے۔ مثال کے طور پر چند ایک یہ ہیں:۔ پریشانی، ناامیدی، احساس حقارت، احساس شرمندگی، احساس ناکامی، احساس غرور و تکبر، احساس شکر، احساس خوف، شہوت پرستی، احساس بے رحمی، احساس سنگدلی۔

سورۂ عبس کے الفاظ میں احساسات و ہیجانات کی عکاسی

سورۂ عبس میں جتنے بھی الفاظ استعمال ہوئے ہیں وہ کسی احساس و ہیجان کو یا تو براہ راست بیان کرتے ہیں یا مخاطب پر اس کا اثر چھوڑتے ہیں۔ ان احساسات و ہیجانات کی تفصیل کو درج ذیل جدول میں ملاحظہ کیجیے:۔

جدول ۱

الفاظ	لغوی معنی	بنیادی احساسات /ہیجانات	ذیلی احساسات/ہیجانات
عَبَسَ	یہ لفظ کسی چیز کے ناپسندیدہ ہونے پر دلالت کرتا ہے/الیوم العبوس: بہت ہی ناپسندیدہ	نفرت، غصہ	تعصب، غرور و تکبر، حسد، ناپسندیدگی، حقارت،

	دن/ عبس الرجل یعبس عبوسا: وھو عباس الوجہ: زیادہ غصہ والا چہرہ۔		
تَوَلّٰٓی	اگر یہ لفظ حرف جر کے ذریعے متعدی ہو، تو روگردانی کے معنی میں آتا ہے	نفرت، غصہ	کینہ، تعصب، احساس غرور، حسد
الْاَعْمٰی	بینائی سے محروم ہونا یا بصیرت کا نہ ہونا /جہالت اور نادانی کے معنی میں	غم واندوہ	احساس ناامیدی
لَعَلَّ	امید اور انتظار کے معنی میں آتا ہے	خوشی	احساس امید، احساس طمع
یَزَّکّٰی(تزکیۃ)	رشد کے معنی میں آتا ہے، زکاالزرع یزکو: یعنی کاشت کاری میں برکت حاصل ہو	خوشی، محبت	احساس امید، خوش بختی
الذِّکْرٰی(یَذَّکَّرُ)	فراموشی کے بعد یاد آنا	خوشی	امید، اطمینان
تَنْفَعَ(نفع)	ایسا فائدہ جو نیکیوں تک پہنچنے میں انسان کی مدد کرے اور اس کے ذریعے انسان نیکیوں کے نزدیک ہو	خوشی	امید، اطمینان
اسْتَغْنٰی(غنی)	محتاج نہ رہنا یا کم محتاج رہنا	غم و اندوہ سے نجات کا سبب ہے	پریشانیاں کم ہوتی ہیں

تَصَدّٰی	آواز کا پلٹ جانا/ متصدی ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو اپنے سر اور سینہ کو تان کر کسی چیز کو دیکھنے کی کوشش کرتا ہے	کسی چیز سے شدید محبت کا اظہار	بہت زیادہ دلچسپی کا اظہار، کسی چیزی کے بارے میں زیادہ تلاش اور جستجو کا احساس
یَسۡعٰی(سعی)	تیز تیز چلنا/ یہ کوشش اور تلاش کے لیے استعارے کے طور پر استعمال ہوتا ہے	کسی چیز سے شدید محبت کا اظہار	تلاش اور جستجو کا احساس
یَخۡشٰی	ایسا خوف جو سامنے والے کی عظمت کی وجہ سے طاری ہو	خوف، شدید محبت	شرمندگی کا احساس، مضطرب ہونا
تَلَهّٰی	یہ لفظ لھو سے نکلا ہے اور اس سے مراد وہ چیز ہے جو انسان کو اہم کاموں سے دور اور غافل رکھے	خوشی، دلچسپی،	احساس امید، غفلت
كَلَّا	ٹھکرانا/ متکلم کی بات کو غلط قرار دینا/	غصہ، نفرت	احساس حقارت، تعجب
شَاءَ	کسی چیز کی طلب	محبت، خوشی	احساس امید
صُحُفٍ	صحیفہ کی جمع یعنی کتاب	اس میں ہیجان کی کوئی صورت نہیں	
مُكَرَّمَةٍ	یہ لفظ اکرم سے نکلا ہے اور بخشش اور عطا کے معنی میں ہے/ کرم اور بخشش کی صفت	خوشی، محبت	عطا کرنے کی شدید خواہش
قُتِلَ	جان سے مارنا	نفرت، غصہ، خوف	ناامیدی، مضطرب اور پریشان ہونا
أَكۡفَرَ	انکار کرنا	غصہ، نفرت	احساس ناامیدی

يَسَّرَہٗ	آسانی	خوشی، محبت	احساس امید و اطمینان
أَمَاتَہٗ	یہ لفظ موت سے بنا ہے یعنی مر جانا	نفرت، غم واندوہ	مضطرب اور پریشان ہونا
أَنْشَرَہٗ	مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا	خوشی، محبت	احساس امید اور دوبارہ زندہ ہونے کی شدید خواہش
يَنْظُرِ	انتظار کے معنی میں استعمال ہوتا ہے	خوشی	احساس امید
طَعَامِ	کھانا	خوشی	شدید خواہش، لطف وحظ
الْمَاءَ	پانی	خوشی	احساس سکون واطمینان
عِنَبًا	انگور	خوشی	شوق، ذوق، لطف وحظ
زَيْتُونًا	زیتون	خوشی	شوق، لطف
حَدَائِقَ	باغ	خوشی، محبت	احساس سکون، شوق
فَاكِهَةً	میوہ جات	خوشی، محبت	شوق، ذوق، لطف وحظ
الصَّاخَّةُ		خوف، غم واندوہ، نفرت	مضطرب وپریشان ہونا
يَفِرُّ	فرار کرنا	نفرت، خوف	رنجش، حقارت
أَخِ، أُمِّ، أَبِ، صَاحِب، بَنِی	بھائی، ماں، باپ، بیوی، اولاد	محبت، خوشی	سکون، احساس قرب و اطمینان
مُسْفِرَةٌ	درخشاں	خوشی، محبت	شوق
ضَاحِكَةٌ	خنداں	خوشی	احساس سکون وفرحت
مُسْتَبْشِرَةٌ	شاداں	خوشی	احساس سکون، احساس کامرانی
غَبَرَةٌ	غبار آلود	غم	ناامیدی، ناکامی کا احساس
تَرْهَقُ	ڈھکا ہونا	خوشی	احساس سکون واطمینان

قَتَرَةٌ	تاریکی	غم	ناامیدی، مضطرب اور پریشان
الْفَجَرَةُ	بدکار، بدکردار	نفرت، غصہ	احساس تنافر

بعض اوقات الفاظ اپنے سیاق سے ہٹ کر کسی اور احساس و ہیجان کو بیان کرتے ہیں جبکہ وہی الفاظ خاص سیاق میں استعمال ہو کر مختلف احساس و ہیجان کو بیان کرتے ہیں۔ ایسا بھی عین ممکن ہے کہ سیاق اور الفاظ دو متضاد احساسات کو بیان کر رہے ہوں، مثال کے طور پر " تَرْهَقُ" کا معنی پہنانا یا ڈھانپنا ہے۔ یہ لفظ اس اعتبار سے خوشی اور سکون کے احساس کو بیان کرتا ہے لیکن جب یہی لفظ "قَتَرَةٌ" (تاریکی) کے ساتھ استعمال ہو تو احساس غم (sorrow) کا معنی دیتا ہے۔ اس کے علاوہ الفاظ میں موجود ہیجانات (Emotions) کو بیان کرنے سے ہمیں یہ سمجھنے میں آسانی ہو گی کہ خداوند متعال نے معانی کو منتقل کرنے کے لیے اس لفظ کو بطور خاص انتخاب کیوں کیا ہے۔ مثال کے طور پر لفظ "اخم" کا معنی بھی وہی ہے جو لفظ "عَبَسَ" کا ہے مگر خداوند متعال نے سورہ عبس میں لفظ "اخم" استعمال نہیں کیا۔ اس کی وجہ بظاہر یہی ہے کہ لفظ "عَبَسَ" احساس و ہیجان کو اس کے تمام معنی کے ساتھ بیان کرتا ہے جس کی وجہ سے یہ لفظ "تَوَلَّى" سے زیادہ ہم آہنگ ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک لفظ کو اگر اس کے سیاق سے ہٹ کر استعمال کیا جائے تو وہ کسی بھی احساس و ہیجان کو بیان نہ کرے۔ مثال کے طور پر لفظ "جاءَ/آیا" کو اگر تنہا بطور مفرد استعمال کیا جائے تو اس میں کسی بھی قسم کے احساس و ہیجان کا مفہوم نہیں پایا جاتا۔ اگر یہی لفظ "فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ" کی ترکیب میں استعمال ہو تو مخاطب کے خوف و وحشت کی کیفیت کو بیان کرتا ہے۔

سورۂ عبس کی آیات میں احساسات و ہیجانات (Emotions) کی عکاسی

سورۂ عبس کی شانِ نزول

سورۂ عبس کی شان نزول سے متعلق روایات شیعہ سنی دونوں منابع میں موجود ہیں۔ اہل سنت منابع اور بعض شیعہ ضعیف روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سورہ عبس کی آیات ابن مکتوم (ایک نابینا شخص) کے ساتھ پیش آنے والے واقعے سے متعلق ہیں۔ ایک دن ابن مکتوم ایک ایسے وقت میں پیغمبر اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ ﷺ قریش کے کچھ سرداروں کے ساتھ گفتگو فرما رہے تھے۔ بعض روایات کہتی ہیں کہ ابن مکتوم کی آمد سے رسول خدا ﷺ کے ماتھے پر شکن آئی جس پر خداوند متعال نے اس سورے میں پیغمبر اکرم ﷺ کی سرزنش کی۔ اکثر شیعہ منابع میں موجود بعض روایات کے مطابق ایک ایسا شخص بھی اُس محفل میں شریک

تھا جس کا تعلق بنی امیہ سے تھا۔اس نے ابن مکتوم کو آتے دیکھ کر اپنا چہرہ بگاڑ لیا اور اظہار ناپسندیدگی کیا جس پر سورہ عبس کی آیات اس کی سرزنش میں نازل ہوئیں۔[3]

جدول ۲

آیت نمبر ۱	ترجمہ	بنیادی احساسات / ہیجانات	ذیلی احساسات / ہیجانات
عَبَسَ وَتَوَلّٰی	حلیہ بگاڑ لیا/منہ موڑ لیا	نفرت اور غصہ	اہانت، تحقیر اور ناپسندیدگی کا اظہار

سماجی زندگی میں اخلاقی اقدار کو اپنانا اور بد اخلاقی سے پرہیز کرنا اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ایک ہے۔[4] بنابرایں نفرت اور غصہ دوسرے انسانوں کی تحقیر اور اہانت کا سبب بنتے ہیں (جن کی عکاسی مذکورہ آیت کے الفاظ اور سیاق میں ہو رہی ہے) اور اجتماعی روابط نیز صحت مند معاشرے کی تشکیل و ارتقا میں بہت بڑی رکاوٹ بنتے ہیں۔ خداوند متعال نے سورہ عبس کی ابتدائی آیتوں میں اس مذموم رویے کی مذمت کی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام اجتماعی روابط کے حوالے سے کتنا حساس ہے اور انھیں کتنی اہمیت دیتا ہے۔[5]

جدول نمبر ۱ کے ضمن میں الفاظ کے حوالے سے یہ نکتہ واضح ہوا کہ بعض الفاظ ایسے ہیں جو "عبس" کا معنی دیتے ہیں مثلاً لفظ "اخم" ۔ لیکن خداوند متعال نے سورہ عبس کی پہلی آیت میں لفظ "اخم" استعمال نہیں کیا۔ اس کی دلیل یہ ہے لفظ "عبس" آیت میں مستعمل دوسرا لفظ "تولّی" سے ساتھ ترکیب پا کر ابن مکتوم کے ساتھ پیش آنے والے واقعے کو حقیقت کے زیادہ قریب کرتا ہے اور سننے والے کے احساسات کو زیادہ ابھارتا ہے۔ "عبس" اور "تولّی" ایسے الفاظ ہیں جو ابن مکتوم کے ساتھ پیش آنے والے واقعے سے متعلق قرآن کے دقیق حسّی اظہار کو نمایاں کرتے ہیں۔

جدول ۳

آیت نمبر ۲	ترجمہ	بنیادی احساس و ہیجان	ذیلی احساس و ہیجان
أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمٰی	کہ وہ نابینا شخص اس کے پاس آیا	نفرت	احساس حقارت

یہ جملہ تعلیلیہ ہے اور لام تعلیل تقدیر میں ہے۔ بنا برایں، جب نابینا شخص اس مجلس میں حاضر ہوا تو وہاں پر موجود بعض لوگوں پر نفرت، غصہ، توہین اور تحقیر کے آثار نمایاں ہوئے۔ "الاعمی" کی تفسیر میں آیا ہے کہ اگر یہ لفظ کسی ترکیب میں نہ ہو تو غم و اندوہ اور ناامیدی کا معنی دیتا ہے اور اگر یہ کسی

ترکیب میں ہو تو مخاطب پر نمایاں ہونے والے نفسیاتی آثار کو بیان کرتا ہے کیونکہ جب نابینا شخص مجلس میں حاضر ہوا تو مجلس میں موجود شخص کے چہرے پر نفرت اور تحقیر کے آثار نمایاں ہوئے۔ یہ آیت اس مطلب کو بھی بیان کر رہی ہے کہ دین میں احترام کا معیار ایمان اور اخلاص ہے۔ بنا برایں، کسی انسان کا ناقص الخلقت ہونے کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کی توہین ہو۔

جدول۴

آیت نمبر ۳	ترجمہ	بنیادی احساس و ہیجان	ذیلی احساس و ہیجان
وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّىٰ	اور آپ کو کیا معلوم شاید وہ پاک ہو جاتا	محبت و شفقت	احساس رضایت

اس آیت کی تفسیر کے ضمن میں مفسرین کا کہنا ہے کہ اگر انسان کے اندر تزکیۂ نفس کی تڑپ ہو تو اس کا احترام کرنا ضروری ہے۔ "یَزَّکّیٰ" فعل مضارع ہے۔ اس میں استمرار کا معنی پایا جاتا ہے۔ یعنی ایسا شخص جو مسلسل تزکیہ نفس کی کوشش میں ہو۔[6]

جدول۵

آیت نمبر ۴	ترجمہ	بنیادی احساس و ہیجان	ذیلی احساس و ہیجان
أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنفَعَهُ الذِّكْرَىٰ	یا نصیحت کو قبول کرتا اور (نصیحت) اس کو فائدہ دیتی	محبت و شفقت	احساس رضایت

اس آیت میں مذکور تینوں کلمات "یَذَّکَّر، تَنْفَعَ، الذِّکْرَیٰ" میں سے ہر ایک دلچسپی، خوشی اور رضا مندی پر دلالت کرتا ہے۔ اگر ان تینوں کلمات کی ترکیب پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی فطرت میں نفس کی پاکیزگی کی طرف رجحان پایا جاتا ہے۔ "فا" نتیجہ اور ماحصل کو بیان کر رہا ہے۔ یعنی نیک لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا انسان کے فائدے میں ہے۔ کیونکہ اس سے اس کو نصیحت و رہنمائی ملتی ہے۔ آیات کے سیاق سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں انسان کے فائدے میں جو چیز ہے وہ اس کے نفس کی پاکیزگی ہے۔[7] ان آیات میں بہت سخت الفاظ میں سرزنش ہو رہی ہے۔ الفاظ کے لب و لہجے میں شدت سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند متعال کو یہ تحقیر آمیز رویہ نہایت ناپسندیدہ ہے کیونکہ وہ نابینا شخص (ابن مکتوم) بصارت سے محروم ہونے کے باجود ہدایت کی تلاش میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا ہے۔[8]

جدول ۶

آیت نمبر ۵	ترجمہ	بنیادی احساس و ہیجان	ذیلی احساس و ہیجان

أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ	اور جو (اپنے آپ کو) بے نیاز سمجھتا ہے	بے رغبتی، بے نیازی، لاتعلّقی	لالچی ہونا، اپنے آپ کو بہتر سمجھنا

"مَنِ اسْتَغْنَىٰ" وہ جو اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتا ہے اور دوسروں پر اپنی برتری ثابت کرنے کے لیے اپنی دولت مندی کے گھمنڈ میں مبتلا ہوا ہے۔ پیغمبر اکرم ﷺ کا مشن لوگوں کو گمراہی سے دور کرنا اور انہیں پاک و پاکیزہ بنانا تھا۔ بنا برایں ایک طرف سے لوگوں کو اپنی دولت و ثروت کا گھمنڈ اتنا ہے کہ ہدایت اور نصیحت سے بیزار ہیں اور دوسری طرف پیغمبر اکرم ﷺ ہیں جو لوگوں کی ہدایت کے لیے ہمیشہ فکر مند رہتے ہیں۔ علامہ طباطبائی مذکورہ آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں: آپؐ مستکبر اور حق سے منہ موڑنے والوں کی ہدایت کے لیے زیادہ فکر مند ہوتے تھے جبکہ ان لوگوں کو اس کی کوئی پروا نہ تھی، لہٰذا ان کی اس لاپروائی کے ذمہ دار آپ ﷺ نہیں۔[9]

جدول ۷

آیت نمبر ۶	ترجمہ	بنیادی احساس و ہیجان	ذیلی احساس و ہیجان
فَأَنتَ لَهُ تَصَدَّىٰ	سو آپ اس پر توجہ دے رہے ہیں	دلچسپی	ناراضگی

ساری توجہ اس شخص کی طرف مبذول کرنا جو مالدار اور دولت مند ہے لیکن ہدایت لینے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا، ایک ناپسندیدہ عمل ہے۔[10] بظاہر لہجہ کلام میں اس بات کی شدید تاکید ہے کہ اسلامی معاشرے میں مالدار اور ثروت مند لوگوں کو غریبوں پر برتری نہیں ملنی چاہیے۔

جدول ۸

آیت نمبر ۷	ترجمہ	بنیادی احساس و ہیجان	ذیلی احساس و ہیجان
وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ	اور اگر وہ پاکیزگی اختیار نہ بھی کرے تو آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں۔	پریشانی، فکر مندی، افسوس	ناراضگی

آیت کا ظاہری معنیٰ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ مالدار شخص کے ہدایت نہ پانے سے فکر مند تھے۔ اسی لیے خداوند متعال نے فرمایا: اگر وہ حق کو قبول نہ کرے تو آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ یعنی اگر کافر نفس کی پاکیزگی کے حوالے سے دلچسپی نہیں رکھتا ہے تو آپ کو پریشان و فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپ مومنین کی ہدایت پر توجہ دیں۔[11]

جدول ۹

آیت نمبر ۸	ترجمہ	بنیادی احساس و ہیجان	ذیلی احساس و ہیجان

وَأَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَسْعَىٰ	اور وہ جو آپ ﷺ کے پاس دوڑ کر آیا	شدید دلچسپی	احساس رضامندی

"سعیٰ، یسعیٰ" اشتیاق کا معنی دیتا ہے۔ یعنی نادار اور مفلس مومن آپ ﷺ کے پاس اشتیاق سے چل کر آتا ہے۔ اگرچہ یہ شخص بینائی سے محروم ہے مگر اس کے دل میں دینی معارف اور ہدایت کی تڑپ اتنی شدید ہے کہ وہ دوڑ کر پیغمبر اکرم ﷺ کے پاس آتا ہے۔ "جَاءَكَ يسعىٰ" کی ترکیب سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص میں دینی معارف کو سیکھنے اور جاننے کی تڑپ زیادہ تھی۔ اس کے علاوہ اس شخص کے دینی معارف پر راضی ہونے کی کیفیت کی طرف بھی اشارہ ہے۔[12]

جدول ۱۰

آیت نمبر ۹	ترجمہ	بنیادی احساس و ہیجان	ذیلی احساس و ہیجان
وَهُوَ يَخْشَىٰ	اور وہ (خدا) سے ڈرتا ہے	خوف، پریشانی	اضطراب

ابن مکتوم کے دل میں خدا کا خوف تھا۔ وہ تزکیہ نفس کے حوالے سے پریشان تھا۔ اس آیت میں ہیجانِ خوف صراحت کے ساتھ بیان ہوا ہے جبکہ ہیجانِ اضطراب کا آیت کے ظہور اور سیاق سے پتہ لگتا ہے۔ خوف اور اضطراب کی حالت نے ابن مکتوم کو حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں حاضر ہونے پر مجبور کیا تھا۔[13] تفسیر المیزان میں آیا ہے: یہ جملہ حالیہ ہے۔ یعنی اس حالت میں کہ وہ خوف خدا میں مبتلا تھا مجلس میں حاضر ہوا۔[14]

جدول ۱۱

آیت نمبر ۱۰	ترجمہ	بنیادی احساس و ہیجان	ذیلی احساس و ہیجان
فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ	اس سے تو آپ بے رخی کرتے ہیں	غصہ، تنافر	دلچسپی کا فقدان

یہ آیت عتاب کو بیان کر رہی ہے۔ ہیجانِ خشم (غصہ) اس میں پایا جاتا ہے۔[15] "تلہی" یعنی انسان کو کسی ایسی چیز سے روکنا جو اس کے لیے اہمیت کی حامل ہو۔[16] یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ نہایت ہی اہمیت کا حامل تھا لیکن مخاطب کو اس میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔

جدول ۱۲

آیات نمبر ۱۱، ۱۲	ترجمہ	بنیادی احساس و ہیجان	ذیلی احساس و ہیجان
كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ	ہر گز نہیں! یہ (آیات) یقینا نصیحت ہیں	غصہ، نفرت اور خوشی	تعجب اور امید

	پس جو چاہے (اس سے) نصیحت حاصل کرے		

"کلا" سے مراد وہ فعل ہے جس کی خاطر مخاطب کی سرزنش ہوئی ہے یعنی خداترس انسان سے روگردانی کرنا اور اپنا رخ اس کی طرف کرنا جو اپنے آپ کو ہدایت سے بے نیاز سمجھتا ہے۔[17] آیت کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت میں خشم (غصہ)، نفرت اور تعجب جیسے ہیجانات موجود ہیں۔ آیت میں موجود ضمیر "ھا" کا مرجع قرآن ہے۔ یعنی قرآن نصیحت ہے۔ بعد والی آیت "فَمَنْ شَاءَ ذَكَرَهُ" بھی کہہ رہی ہے کہ یہ قرآن ہر اس شخص کے لیے نسخۂ نصیحت ہے جسے خدا ہدایت دینا چاہتا ہے۔ یہ ترکیب خوشی اور امید کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ بنابرایں یہ اور اس کے بعد والی آیت کا سیاق مجموعی طور پر خشم (غصہ)، نفرت، تعجب، خوشی اور امید جیسے احساسات و ہیجانات کی غماز ہیں۔

جدول ۱۳

آیت نمبر ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶	ترجمہ	بنیادی احساس و ہیجان	ذیلی احساس و ہیجان
فِي صُحُفٍ مُكَرَّمَةٍ مَرْفُوعَةٍ مُطَهَّرَةٍ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ	محترم صحیفوں میں ہیں جو بلند مرتبہ اور پاکیزہ ہیں ایسے سفیروں کے ہاتھوں میں ہیں جو عزت والے، نیک ہیں	خوشی، دلچسپی	رضامندی

مذکورہ چار آیتیں قرآن مجید اور اس کے اوراق کے بارے میں ہیں۔ قرآن مجید کے اوصاف کو بیان کرتے ہوئے ایسی صفات کا ذکر کیا گیا ہے جن کے باعث لوگوں میں قرآن پڑھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور وہ اللہ کے کلام سے راضی اور خوشنود ہوتے ہیں۔ مذکورہ صفات کو بیان کرنے کا مقصد قارئین کا شوق وجذبہ بڑھانا ہے۔ یہ اوراق بلند مرتبہ اور پاکیزہ ہیں، یہ اوراق باعظمت خدا کی طرف سے ہیں، ان اوراق کو لکھنے والے بھی معزز اور نیک ہیں نیز خدا کے نزدیک ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔[18]

جدول ۱۴

آیات نمبر ۱۷	ترجمہ	بنیادی احساس و ہیجان	ذیلی احساس و ہیجان
قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ	انسان کو اس کی ناشکری	غصہ، نفرت، غم و اندوہ	تنافر، حقارت اور ناامیدی

	نے ہلاک کر دیا	اور خوف	

اس آیت میں ان لوگوں پر نفرین ہوئی ہے جو خواہشات کے اسیر ہیں اور اپنے پروردگار کے احکام سے روگردانی کرتے ہیں۔ نفرین ہمیشہ نفرت اور خشم (غصہ) کے ساتھ ہوتی ہے۔ علامہ طباطبائی اس آیت کی ذیل میں لکھتے ہیں: یہ دونوں جملے جتنے مختصر ہیں اتنے ہی سخت لہجے اور کڑوے الفاظ پر مشتمل ہیں اور بولنے والے کے شدید غصے کو ظاہر کرتے ہیں۔[19] اسی طرح یہ جملے مخاطب کے اندر خوف، ناامیدی اور احساسِ حقارت کو بھی پیدا کرتے ہیں۔ تفسیر الکاشف میں آیا ہے: یہ نفرین کی بدترین شکل ہے جو خدا کے خشم (غصے) کو بیان کرتی ہے۔

جدول ۱۵

آیات نمبر ۳۳	ترجمہ	بنیادی احساس و ہیجان	ذیلی احساس و ہیجان
فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ	پھر جب کان پھاڑنے والی آواز آئے،	خوف، غم واندوہ	ناامیدی، احساس نفرت

لفظ "صاخۃ" کان پھاڑنے والی آواز کو کہا جاتا ہے۔ یہ آیت اپنے مخاطب پر طاری شدید خوف و غم واندوہ کی کیفیت کو بیان کرتی ہے کیونکہ آواز کی شدت اتنی ہے کہ کان بہرے ہوں گے۔ بنابرایں، مجموعی طور پر آیت کا لہجہ ایسا ہے جو شدید خوف و وحشت کی کیفیت کی غمازی کرتا ہے۔ اس کا لازمہ یہ ہے کہ انسان پر غم و اندوہ، ناامیدی اور نفر کی حالت طاری ہوتی ہے۔

جدول ۱۶

آیت نمبر ۳۴،۳۵،۳۶	ترجمہ	بنیادی احساس و ہیجان	ذیلی احساس و ہیجان
يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ	جس دن انسان اپنے بھائی ،اپنی ماں اور اپنے باپ سے دور بھاگے گا۔ نیز اپنی بیویا ور اولاد سے (بھی دور بھاگے گا)	خوف، محبت اور غم و اندوہ	ناامیدی، خودپسندی اور نفرت

لفظ "فرار" شدت خوف کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی شدید حساب وکتاب کا خوف انسان کو بھاگنے پر مجبور کرتا ہے۔ آیت میں خود خواہی کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کیونکہ انسان خود اپنے حوالے سے اتنا پریشان ہے کہ اس کے کان دوسروں کی فریاد کو سن نہیں سکتے اور اس کی آنکھیں دوسروں کی حالت زار کو دیکھ نہیں سکتیں۔ اسے صرف اپنی فکر لاحق ہے یہاں تک کہ اپنے قریبی عزیزوں جیسے ماں باپ اور بھائی سے بھی فرار اختیار کرلیتا ہے۔[20]

"اب،ام،اخ،صاحب" جیسے الفاظ اپنے اندر محبت اور وابستگی کا احساس کا مفہوم لیے ہوئے ہیں۔ قیامت اس دن کا نام ہے جس دن انسان اپنے تمام احساسات و ہیجانات کو بھول جائے گا اور صرف اپنی فکر میں ڈوبا ہوگا۔ شدید خوف کی کیفیت طاری ہونا فرار کی دوسری وجہ ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے انسان کو یہ خوف لاحق ہو کہ کہیں اس عالم خوف واضطراب میں اس کے قریبی رشتہ دار اس سے اپنے حقوق کا مطالبہ ہی نہ کریں۔

جدول ۱۷

آیات نمبر ۳۷	ترجمہ	بنیادی احساس و ہیجان	ذیلی احساس و ہیجان
لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ	اس دن ہر شخص کو کوئی ایسا کام درپیش ہوگا جو اسے مشغول کردے گا	خوف، غم و اندوہ اور خوشی	ناامیدی، نفرت اور رضایتمندی

یہ بھی ممکن ہے کہ مذکورہ آیت قیامت کے روز انسان کے اپنے عزیز واقارب کو دیکھ کر بھاگنے کی علت کو بیان کر رہی ہو۔ یعنی اس دن ہر شخص اپنے انجام کی فکر میں اس قدر ڈوبا ہو گا کہ اس کے کان دوسروں کی فریاد کو نہیں ہی سن سکیں اور اس کی آنکھیں دوسروں کی حالت زار کو دیکھ ہی نہ سکیں۔ "شان" کا لفظ ممکن ہے خوف و غم اور خود خواہی کے احساس کو بیان کر رہا ہو۔ یعنی بروز قیامت غم، خود خواہی اور خوف انسان کو اس شدت سے گھیر لے گا کہ انسان کو اپنے علاوہ کسی دوسرے کا حساس تک نہ ہو گا چاہے وہ کتنا ہی قریبی ہو۔

جدول ۱۸

آیت نمبر ۴۰،۴۱،۴۲،۳۸،۳۹	ترجمہ	بنیادی احساس و ہیجان	ذیلی احساس و ہیجان
وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ أُولَئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ	کچھ چہرے اس روز چمک رہے ہوں گے خنداں اور شاداں ہوں گے کچھ چہرے اس روز خاک آلود ہوں گے ان پر سیاہی چھائی	خوشی غم واندوہ اور خوف	امید، رضایتمندی اور اطمینان ناامیدی، حقارت اور نارضایتی

	ہوئی ہو گی یہی کافر اور فاجر لوگ ہوں گے		

قیامت کے روز دو طرح کے چہرے نظر آئیں گے۔ کچھ چہرے خنداں و شاداں اور کچھ چہرے غم واندوہ میں ڈوبے ہوئے۔ وہ جن کے دلوں میں خدا کا خوف تھا اور اللہ کے احکام پر عمل پیرا تھے، ان کے چہرے چمک رہے ہوں گے۔ جو خدا کے نافرمان تھے ان کے چہرے خاک آلود ہوں گے۔ یہی لوگ کافر اور فاجر ہوں گے جنہیں غم و اندوہ، خوف، ناامیدی اور حقارت نے گھیر رکھا ہو گا۔

خلاصہ

سورہ مبارکہ عبس میں استعمال شدہ کلمات اور جملوں کی ساخت و پرداخت قارئین پر مختلف کیفیات طاری کرتی ہے۔ خالق کائنات نے بھی کلام کو ایسے ترتیب دیا ہے کہ وہ قارئین یا سامعین میں ایک خاص قسم کے احساس کو وجود بخشے۔ سورہ عبس کا نفسیاتی نقطہ نظر سے مطالعہ ہمیں اس قابل بناتا ہے کہ ہم خداوند متعال کے کلام کی طاقت اور اس میں موجود حسی مدوجزر سے آشنا ہوں۔

سورہ مبارکہ کی ابتدا خشم (غصہ)، نفرت، حقارت اور نامطلوب ہیجانی کیفیت کے اظہار سے ہوتی ہے۔ اس سورے کی ابتدائی آیات بینائی سے محروم شخص (ابن مکتوم) کے بارے میں ہیں جو ہدایت کی تلاش میں پیغمبر اکرم ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوتا ہے۔ جب مجلس میں موجود ایک شخص کی نظر ابن مکتوم پر پڑتی ہے تو اس کے دل و دماغ میں نفرت اور غصے کی ایک ہیجانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ خداوند متعال نے بھی ابتدائی چار آیتوں میں اس نامطلوب و مذموم رویے کی سرزنش کرتے ہوئے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ ان آیات کا لب ولہجہ خشم آمیز ہے جس کا اثر قارئین پر بھی پڑتا ہے۔ بعد والی آیات میں بھی شدید عتاب و عذاب کا ذکر ہے جو شدتِ خشم کو ظاہر کرتا ہے۔

گیارہویں آیت کے بعد نصیحت کا ذکر آتا ہے جو بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے ضروری ہے۔ خداوند متعال قرآن مجید کو نصیحت قرار دیتا ہے اور اس کی نصیحت کو سننے والوں کو کامیابی کی خبر دیتا ہے۔ ان آیات کو پڑھنے کے بعد خشم و عتاب کی ہیجانی کیفیت میں کمی کا احساس ہوتا ہے جس سے قارئین میں امید اور خوشی کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ خداوند متعال قرآن کے اوصاف بیان کرتا ہے جس سے قارئین کے دلوں میں قرآن سے محبت پیدا ہوتی ہے اور ہدایت کا اشتیاق بڑھتا ہے۔

سترہویں آیت کے بعد ایک مرتبہ پھر آیتیں غصہ اور نفرت کی تاثیر مرتب کرتی ہیں اور انسان پر اس کے بُرے

اعمال و کردار کے باعث نفرین کرتی ہیں۔ خداوند متعال ان آیات میں انسان کی خلقت کا ذکر کرتے ہوئے اسے خدا کی نعمتیں یاد لاتا ہے تاکہ وہ کفرانِ نعمت کا مرتکب نہ ہو۔ یقیناً نعمتوں کا ذکر انسان کی خوشی اور اطمینان کا باعث ہے اور ان نعمتوں کے مقابلے میں انسان میں احساسِ شکر کو بڑھا دینے کا سبب بنتا ہے۔

آخری آیات میں قیامت کے روز نظر آنے والے دو قسم کے انسانی چہروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ کچھ چہرے ایسے ہوں گے جو تابناک اور نورانی ہوں گے جبکہ بعض چہرے غبارآلود ہوں گے۔ ان آیات کو پڑھنے کے بعد قارئین میں نفسیاتی سطح پر خوشی، کامیابی، غم و اندوہ اور ناکامی کی ایک ملی جلی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ واضح رہے کہ مومنین اور کافرین میں سے ہر ایک پر ان آیات کا اثر مختلف ہوتا ہے۔ مومنین ان کو پڑھنے کے بعد شاد ہو جاتے ہیں جبکہ کافر انہیں پڑھنے کے بعد مایوس، افسردہ اور مغموم ہو جاتے ہیں۔

*****

References

1. Nasira Farooq, *Nafsiaat Buniyadi Mohzohaat,Itlati Mohzohaat*, (Lahore, Urdu Science Board, 2013), 387.

ناصرہ فاروق، *نفسیات بنیادی موضوعات، اطلاقی موضوعات*، (لاہور، اردو سائنس بورڈ، 2013ء)، 387۔

2. Ibid, 389.

ایضاً، 389۔

3. Allama Muhammad Hussain, Tabatabai, *Tafsir al-Mizan*, Vol. 20, (Qum, Antasharat Dafter Ulmi, 1364 SH), 364.

علامہ محمد حسین، طباطبائی، *تفسیر المیزان*، ج20، (قم، دفتر انتشارات علمی، 1364 ش)، 364۔

4. Akbar Hashmi, Rafsanjani, *Tafsir Rahnuma*, Vol. 20, (Qom, Bustan Kitab (Antarhat Office of Islamic Propaganda, 1483), 85.

اکبر ہاشمی، رفسنجانی، *تفسیر راہنما*، ج20، (قم، بوستان کتاب، 1483)، 85۔

5. Qaraiti, Mohsin, *Tafseer Noor*, Vol. 10, (Tehran, Markaz Farhangi Darsha-i-Az Qur'an, 1395 SH), 384.

قرائتی، محسن، *تفسیر نور*، ج10، (تہران، مرکز فرہنگی درسہایی از قرآن، 1395ھ، ش)، 384۔

6. Rafsanjani, *Tafsir Rahnuma*, 90.

رفسنجانی، تفسیر راہنما،90۔

7. Ibid, 88.

ایضاً،88۔

8. Tabatabai, *Tafsir al-Mizan*, 325.

طباطبائی، تفسیر المیزان،325۔

9. Ibid, 326.

ایضاً،326۔

10. Rafsanjani, *Tafsir Rahnuma*, 90.

رفسنجانی، تفسیر راہنما،91۔

11. Ibid, 92.

ایضاً،92۔

12. Ibid, 94.

ایضاً،94۔

13. Ibid.

ایضاً۔

14. Tabatabai, *Tafsir al-Mizan*, 327.

طباطبائی، تفسیر المیزان،327۔

15. Ibid.

ایضاً۔

16. Rafsanjani, *Tafsir Rahnuma*, 96.

رفسنجانی، تفسیر راہنما،96۔

17. Tabatabai, *Tafsir al-Mizan*, 328.

طباطبائی، تفسیر المیزان،328۔

18. Rafsanjani, *Tafsir Rahnuma*, 101.

رفسنجانی، تفسیر راہنما،101۔

19. Tabatabai, *Tafsir al-Mizan*, 336.

طباطبائی، تفسیر المیزان،336۔

20. Rafsanjani, *Tafsir Rahnuma*, 80.

رفسنجانی، تفسیر راہنما،80۔